رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۸۳۵ THE ALFAZL QADIAN رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۸۳۵

قُلْ إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

الفضل

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

فی پرچہ ۱ر

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینجر ہو

ایڈیٹر :- غلام نبی ۔ قائمقام ایڈیٹر :- محفوظ الحق علمی

نمبر ۶۱ | مورخہ ۸ فروری ۱۹۲۳ء | یوم پنجشنبہ | مطابق ۲۱ جمادی الثانی سنہ ۱۳۴۱ | جلد ۱۰

فہرست مضامین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔

۵ رفروری حضور اقدس نے بجنہ اماء اللہ کے خاص ممبر خواتین کے لئے ایک نہایت پر معارف تقریر فرمائی۔

جناب منشی غلام نبی صاحب ایڈیٹر ۳ر جنوری کو ٹریڈ ریل کمپنی چیچہ اینڈ پرکاپ ؟ کے واسطے تشریف لے گئے۔ جناب مولوی مہر محمد خان صاحب شہاب ایک ماہ پہلے سے وہیں ہیں مشروع بالجولائی ہر دو صاحب واپس تشریف لے آئینگے۔

مقامی تبلیغ کے سلسلہ میں دار الامان کے قرب و جوار کے مقامات میں سے اور بھی آٹھ صاحبان نے بیعت کی۔

اے ربانی فوج ہمت کا وقت ہے

کائنات کی فضا انقلابات کی صداؤں سے گونج رہی ہے۔ دریائے ہستی میں تغیرات کی ہولناک لہریں اُٹھ رہی ہیں۔ شیطانی قوی بڑی تیزی سے کام کر رہے ہیں۔ میوات و راجپوتانہ میں کفر کے شعلے بھڑک کر بہتوں کو جلانا چاہتے ہیں۔ ہندوستان میں ایک جوش و خروش ہے۔ کہتے ہیں کہ بھیڑیئے بکھری ہوئی بھیڑوں کو پھاڑ کھانے کا ارادہ کر رہے ہیں۔

اے احمدی قوم کے سپاہیو! نو مسلم راجپوتوں کی خبر لو۔ اور اپنے قرب و جوار میں حقیقت حال دریافت کرکے ان کو دوزخ سے بچانے کی تدبیر کرو

جلد سے جلد مفصل اطلاعات مرکز میں بھیجو۔

احمدی خواتین :- شکر کے سجدے کریں۔ اور مسرت سے باغ باغ ہو جائیں۔ کہ ان کے ہاتھ سے مغربی دنیا کے مرکز میں مسجد قائم ہوگی۔ اور خدا کا کلمہ بلند ہوگا۔ تمام بہنوں کو سنا دو۔ کہ پچاس ہزار کی ادائگی کے لئے جلد جلد قدم بڑھائیں۔ اور اپنی ہمت کا بے نظیر نمونہ دکھائیں۔ کہ یہی وقت ہے۔

اُٹھو پھیلاؤ کرنیں حق کی۔ خورشید وفا بنکر
چمک اُٹھے خدا کا دین دنیا سے معابد میں
بناؤ تم خدا کے واسطے برلن میں اک مسجد
خدا چاہے تو ہو گا سارا برلن ایک مسجد میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

جماعت احمدیہ - سکندرآباد و حیدرآباد

۱۶ر جنوری بروز سہ شنبہ کو مولوی ثناء اللہ صاحب وارد حیدرآباد ہو کر ۱۸ر جنوری ۱۹۲۳ء بروز پنجشنبہ کو سیٹھ احمد بھائی صاحب برادر سیٹھ عبداللہ الٰہ دین صاحب کے پاس مدعو ہوئے۔ جہاں جماعت احمدیہ سے کوئی چار پانچ گھنٹہ تک مباہلہ کی نسبت بقرار داد حکیم احمد بھائی صاحب باقاعدہ گفتگو ہوئی۔ مولوی ثناء اللہ حضرت اقدس کے مقابلہ میں اپنی کامیابی کے دلائل پیش کرتے تھے اور جناب سید بشارت احمد صاحب تردید دلائل کرتے جاتے تھے۔ حتیٰ کہ اہل مجلس نے بالعموم یہ فیصلہ کیا۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ اور مولوی ثناء اللہ صاحب کے فیما بین کوئی مباہلہ کا ہونا ثابت نہیں۔ اسپر مولوی ثناء اللہ کھسیانے سے ہو کر چل دئے۔ اور دوسرے دن سے اپنی تقاریر عام کا سلسلہ شروع کیا۔ چنانچہ ۱۹ر جنوری جمعہ کو سیٹھ عبداللہ بھائی صاحب کی بلڈنگ سے متصل ہی ان کی ایک تقریر ہوئی۔ جس میں بجز ہزل و استہزا کے کوئی علمی بات نہیں کہی۔ پھر متواتر تقریریں مختلف جگہ یکے بعد دیگرے کر کے تمام شہر میں ایک گند پھیلا دیا۔ جس کو خود پبلک کا سمجھدار حصہ ناپسند کرنے لگا۔ عوام نے دلچسپی لی۔ اسپر محض تائید ربانی سے پرسوں بروز چہار شنبہ ہم لوگوں نے اسی مقام پر اپنا جلسہ منعقد کیا۔ جہاں بروز اول سکندرآباد میں مولوی صاحب نے گند پھیلایا تھا۔ جس میں سب سے اول مولوی شیخ غلام احمد صاحب مبلغ نے وعظ کیا۔ پھر مولوی عبدالعلی صاحب وکیل ہائیکورٹ نے سوا گھنٹہ تک تقریر [illegible] فرمائی۔ مگر ان کی آخری تقریر میں چونکہ سامعین میں کچھ ہلچل پیدا ہو گئی۔ سید بشارت احمد صاحب نے کھڑے ہو کر کچھ کلمات فرمائے۔ سامعین میں جو قریباً دو ڈھائی ہزار کی تعداد میں تھے۔ ایک سکون پیدا ہو گیا۔ پھر سید صاحب موصوف نے سلسلہ مراسلت دو ماہ جماعت احمدیہ و جماعت اہلحدیث سکندرآباد سناتے ہوئے اس سے مولوی ثناء اللہ صاحب کا اختلاف ظاہر کیا۔ اور بتایا کہ ان کا قدم کسی بات کے تصفیہ پر نہیں جمتا۔ اور پبلک سے اپیل کی۔ کہ وہی مولوی صاحب کو مباحثہ و بالخصوص مباہلہ پر آمادہ کر دے کہ وہ ہماری مقرر کردہ الفاظ کے ساتھ کسی جلسہ میں مؤکد بعذاب حلف کریں۔ تو انہیں پانسو روپیہ زرنقد فوراً دیدیا جائے گا۔ اور ایک اشتہار لا تکتموا الشہادۃ کے عنوان سے اسی امر کے متعلق جماعت احمدیہ نے شایع کیا۔ مگر مولوی ثناء اللہ بھلا کب اس کے لئے تیار ہو سکتے ہیں۔

جلسہ احمدیہ

۲۷ر جنوری بروز شنبہ بعد نماز مغرب سیٹھ محمد غوث صاحب کے مکان متصل مسجد عثمان گنج میں جلسہ احمدیہ میں جناب مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل مصری نے مولوی ثناء اللہ کے اعتراضات کے جو وہ اپنی تقریروں میں کر چکے تھے جوابات نہایت مدلل و مفصل دئے۔ حاضرین بعض باتوں کو مکرر کہلا کر سنتے تھے۔ بعض اشخاص نے مسجد عثمان گنج کی جانب سے کلوخ اندازی شروع کی۔ جناب سید بشارت احمد صاحب صدر جلسہ نے فوراً جناب مقرر کو ایک بڑے ہال میں کھڑا کر دیا۔ اور پھر تقریر پوری شان سے جاری ہوئی۔ جسمیں مولوی ثناء اللہ کے تمام اعتراضات کو ہباءً منثوراً کر دیا گیا ساڑھے تین گھنٹہ کے بعد قریباً گیارہ بجے جلسہ برخاست ہوا۔

احباب غافل نہ ہوں

اللہ تعالیٰ کی طرف سے زکوٰۃ ایک فرض ہے۔ اور ایسا اہم فرض ہے۔ کہ نماز کے ساتھ اس کا ذکر آیا ہے۔ اس زمانہ میں اس فرض کی ادائیگی میں اگر ذرا بھی بے توجہی کی جائے۔ تو بہت رکاوٹیں پیش آ جاتی ہیں۔ ایسی رکاوٹوں کو دور کیا جائے۔ اور غفلت نہ کی جائے۔ اہل و عیال و دوست۔ اقربا۔ غرض اپنے جملہ متعلقین کو اس فرض کے ادا کرنے کی تاکید کی جائے۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے زکوٰۃ نہ ادا کرنیوالوں سے جنگ کی تھی۔ اس سے اس فرض کی اہمیت ظاہر ہوتی ہے۔

ہمارے لئے حضرت فضل عمر خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کا عہد مبارک ہے۔ دوست اپنے اس خاص اور اہم فرض سے غافل نہ ہوں۔ والسلام۔

نیازمند۔ عبدالمغنی۔ ناظر بیت المال قادیان

قادیان کا بجٹ

ہر ایک انجمن احمدیہ کو سال رواں کے لئے بجٹ مقرر کر کے اطلاع دیگئی ہے۔ کہ اس قدر چندہ آپ کے ذمہ لگایا جاتا ہے۔ چنانچہ خاص قادیان دارالامان کا بجٹ سال رواں ۱۰ لاکھ ہے جس کو پورا کرنا صرف دارالامان کے مہاجرین اور سابقین اوّلین کا فرض ہے۔ عبدالمغنی ناظر بیت المال قادیان

الفضل کی ایجنسیاں

الحمد للہ کہ میری گذارش پر لاہور کے بعض احباب نے بھی توجہ کی ہے۔ ایجنسی کے ذریعہ الفضل بھجوانے سے فی الحال ہمیں نقصان ہے۔ کیونکہ خاص اہتمام کر کے پرچہ ایک روز پہلے بھجوانا پڑتا ہے۔ دوم قیمت بجائے سات روپے کے چھ روپے سالانہ فی خریدار وصول کی جاتی ہے۔

اور ایجنسی والوں کو بہت فائدہ ہے۔ ہر ماہوار اپنے ایجنٹ کے پاس جمع کرواتے جائیے۔ اور اخبار ایک روز اول پڑھئے۔ قیمت فی پرچہ الفضل ایک آنہ ہے۔

(۱) لاہور میں۔ میاں دوست محمد صاحب متصل ریلوے مال گودام لاہور
(۲) بابو محب الرحمٰن صاحب۔ بیڈن روڈ۔ لاہور
(۳) فیروزپور۔ خانصاحب منشی فرزند علی صاحب امیر جماعت احمدیہ فیروزپور
(۴) شملہ میں۔ چوہدری ظہور حسین صاحب دفتر آب و ہوا۔ شملہ
(۵) دہلی میں۔ بابو عبدالسلام صاحب فرنٹیئر ہسٹری فائنس دہلی
(۶) جلال پور جٹاں۔ میاں عبدالکریم صاحب احمدی۔ جلالپور جٹاں

دیگر مقامات کے دوست بھی توجہ فرماویں۔

مینیجر الفضل قادیان

جہلم میں تبلیغ

۴ر فروری ۲ بجے سے ۳ بجے تک حضرت حافظ روشن علی صاحب نے ایک جلسہ میں اسلام کی فضیلت دیگر مذاہب پر تقریر فرمائی۔ ایک پادری صاحب نے کچھ سوالات کئے جن کے جوابات دئے گئے۔

مولوی جلال الدین صاحب نے مسئلہ نبوت پر تقریر کی۔ جس کے بعد ایک غیر احمدی اور ایک پیغامی نے سوالات کئے۔ جوابات پاکر آخر میں شور ڈالکر چلدئے۔ دوسرے دن احمدیوں کے گھنٹے پر بھی گفتگو [illegible] کے لئے تیار [illegible] حافظ صاحب و مولوی صاحب ۷ر فروری دارالامان پہنچ گئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل (بسم اللہ الرحمٰن الرحیم)

قادیان دارالامان - ۸ رفروری ۱۹۲۳ء

صداقتِ احمدیت اور پارسیوں کی کتاب دساتیر

(۱)

صداقت وہ بادشاہ ہے۔ جس کی آواز پر زمین و آسمان بھی لبیک لبیک پکارتے ہیں۔ اور اپنے زبردست نشانوں سے اس کی شہادت دیتے رہتے ہیں ؛

احمدیت وہ شمعِ صداقت ہے۔ جس کے گرد حقایق و دلائل کے پروانے چاروں طرف سے جذب حق کے ساتھ کھچے چلے آرہے ہیں۔ کوئی مسئلہ نہیں جو مضبوط سے مضبوط تر نظر نہ آتا ہو۔ کوئی پہلو نہیں۔ جو روشن سے روشن تر ہو کر نہ دکھاتا ہو۔

قانون قدرت کی کسی دفعہ کو لیجئے۔ احمدیت کی حامی ہوگی۔ صحیفۂ فطرت کے کسی ورق کو پڑھئے۔ احمدیت کی طرف رہبری کریگا۔ ملل و ادیان کی کتب مقدسہ مطالعہ فرمایئے۔ احمدیت کی صداقت پر شاہد ناطق نظر آئینگی۔ آج تحقیق کی روشنی میں زردشتی یا پارسی۔ حضرات کی مشہور کتاب دساتیر سے صداقت احمدیت پر شہادت پیش کی جاتی ہے۔ چشم انصاف سے ملاحظہ فرمائیں۔

ضرورت نبی

"وخشور ازیں باید کہ مرداں در کار زندگانی و زیست ہمدیگر نیاز مند ند" (سفرنگ دساتیر صفحہ ۱۱۶)
یعنی نبی کی ضرورت اس لئے ہے کہ لوگ اپنی زندگی میں ایک دوسرے کے محتاج ہیں۔ پس جس طرح جسمانی تمدن میں بادشاہ اور حکام کی سیاست و تعاون ضروری ہے۔ اسی طرح روحانی حیات میں بھی روحانی بادشاہ اور اس کی روحانی سیاست و اعانت کی حاجت ہے تاکہ

نبوئے یزداں رہنما شوند	وہ نبی خدا کی طرف رہنما ہوں
و آفریدہ را با فریدگار خویشی	اور مخلوق کو خالق سے ملادیں
و تعلق بخشند" (صفحہ ۷۵)	اور ایک تعلق روحانی پیدا کردیں

شناختِ نبی

"پرسندت کہ وخشور را از چہ راست گوئے و راست کار در کار خود شناسیم" صفحہ ۱۱۷۔ تجھ سے سوال کرتے ہیں۔ کہ نبی کو ہم کیونکر اور کس طرح صادق اور راست باز سمجھیں۔ یعنی صادق کے شناخت کا معیار کیا ہے۔ جواب میں کلام یزدانی فرماتا ہے۔ "بچیزے کہ او داند دیگر نداند" صفحہ ۱۱۷۔ نبی صادق کی ایک یہ شناخت ہے کہ جو علوم نبی کو حاصل ہوتے ہیں۔ دوسرے کو حاصل نہیں ہوتے۔ پس مدعی نبوت کے علوم لدنیہ معارف وہبی جو خدا سے اس کو ملتے ہیں۔ اس بات کے گواہ ہیں کہ اسے سرچشمہ علم و قدرت یعنی ذات باری سے حقیقی تعلق ہے۔ اور خدا نے ہی اس کو یہ علوم و معارف دیکر بھیجا ہے۔ جبھی تو دنیا کے تمام علماء و فضلاء اس کے مقابلہ سے عاجز آتے اور دانا اس کے سامنے نادان کی مانند لاجواب رہ جاتے ہیں۔ اور وہ کسی سوال کے جواب میں نہیں رُکتا۔ کیونکہ قوت الہیہ اس کے ساتھ ہوتی ہے۔ چنانچہ فرمایا :- "و از دل شما آگہی دہد و از آنچہ پرسند۔ در پاسخ فرو نماند۔" صفحہ ۱۱۷۔ یعنی صادق نبی دلی خطرات و سوالات کے حقیقی جواب دیتا ہے۔ اور کسی سوال کے جواب میں عاجز اور بند نہیں ہوتا۔

ایک اور معیار شناخت حضرت یزدان نے یہ بیان فرمایا ہے۔ کہ "و آنچہ او کند دیگرے نتواند۔ چوں اندر خرج جو بند باز نماید و دیگرے نیارد۔" صفحہ ۱۱۷۔ یعنی صادق مرسل جو کچھ کر سکتا ہے۔ دوسرا نہیں کر سکتا۔ وہ معجزہ دکھا سکتا ہے۔ اور دوسرا کوئی اعجاز نہیں دکھا سکتا۔ کیونکہ صادق خدائی طاقتیں خدا کی طرف سے لیکر آتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ صادق کے لئے ایسے معجزے ظاہر کرتا ہے جو کہ جھوٹے کے ہاتھ پر ہرگز ظاہر نہیں ہو سکتے۔ صادق کے لئے ایسے نشان پیدا ہوتے ہیں۔ جو کاذبوں کو ہرگز ہرگز نہیں مل سکتے ہیں ؛

حضرت سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کی خبر

"پرمود اینک نشان روز بدر سید کہ راست کاری و جاں سپاری در ایرانیاں نماند۔ چوں چنیں کارہا کنند۔ از تازیاں مردے پیدا شود۔ کہ از پیروان او دیہیم و تخت و کشور و آئین ہمہ برافتد۔ شوند سرکشاں زیر دستاں بہ بینید بجائے پیکر گاہ و آتش کدہ خانہ آباد بے پیکر شدہ نماز بروند سوئے خانہ کہ در تازیان است در ریگ زار ساختہ آباد است۔ و در آں پیکر ہائے اختران بود۔" صفحہ ۱۸۸۔

خدائے یزدان نے فرمایا کہ برے دن کا نشان آپہنچا کہ راست کاری و جاں سپاری ایرانیوں میں نہ رہیگی۔ جب وہ ایسے بے جا کام کرنے لگیں گے۔ عرب سے ایک مرد مبعوث ہوگا۔ جس کے پیروؤں کے ذریعہ تاج و تخت ملک و مذہب ایران سب جاتا رہیگا یعنی اسلام کے آگے ایران کا سر جھک جائیگا چنانچہ تاریخ دان حضرات خوب واقف ہیں کہ اسلام کے ایران میں پہنچنے پر کیسے کیسے زبردست انقلابات پیدا ہوگئے۔ پھر کیسی صاف خبر دی گئی۔ کہ پیکر گاہ اور آتش کدے مساجد ہو جائینگے۔ لوگ اس گھر کی طرف نماز پڑھینگے جو مکہ میں یعنی حضرت ابراہیم کا تعمیر کردہ ہے۔ اور جو عرب میں ہے۔ اور جس میں سے تصاویر و تماثیل دُور کی جائینگی۔ ظاہر ہے کہ یہ واقعات پورے ہوگئے۔ اور واقعات کی شہادت سب سے بڑی شہادت ہے۔

خبر ضعف اسلام و نیک انجام

پھر حضرت یزدان نے فرمایا کہ "ازیں گروہ ایشاں مردے باشد سخنور" صفحہ ۱۸۹۔ یعنی دین عربی کا نبی شارع وہ پاک انسان ہوگا۔ جو نہایت فصیح و بلیغ ہوگا۔ مگر اس کے کلام کو لوگ معانی اصلیہ سے اور اور طرف لے جائینگے۔ "ہر کس ہر سو بروش" صفحہ ۱۸۹ اور یہ ہی وہ فیج اعوج کا حال ہے جس کا ذکر خود زبان نبوی سے بارہا بیان ہوا ہے۔ اور یہی مختلف فرقے پیدا ہونے کی خبر ہے۔ چنانچہ مسلمان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بلکہ سارا جہان آگاہ ہے۔ کہ یہ پیشگوئی بھی پوری ہوگئی اور اسلام کے ضعف کا وقت آیا۔

چنانچہ حضرت یزداں نے فرمایا تھا کہ پس مدہیم اُفتند (صہ ۱۹۹) مسلمانوں میں اختلاف ہوگا۔ اور وہ جھگڑے کرنے لگینگے۔

ناظرین کرام! جبکہ اختلاف انتہا کو پہنچ گیا۔ تو بلاشبہ ایک حکم عدل کی ضرورت پڑی۔ اس حکم عدل یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق بھی دساتیر میں پیشگوئی ہے جو انشاءاللہ آئندہ نمبر میں پیش کی جائیگی ۔

آریہ مسافر سے ایک حل طلب سوال

سوامی دیانند جی رگوید آدی بھاشیہ بھومکا صفحہ ۶ پر لکھتے ہیں :-

"جس قادر مطلق پرمیشر سے رگ وید پیدا ہوا۔ اور جس پرمیشر سے یجروید ظاہر ہوا جس نے سام وید اور اتھرو وید یعنی اتھرو وید کو پیدا کیا۔ اور اتھرو وید جس کے منہ کی بجائے یعنی سب سے مقدم اور سام جس کے بمنزلہ پاؤں کے ہے۔ یجر وید جس کے ہردے (قلب) کی جگہ اور رگ وید پران کی مانند ہے۔ یعنی جس پرمیشر سے چاروں وید پیدا ہوئے۔ وہ کونسا دیو ہے۔ اس کو بتائیے۔

جان! کہ وہ مستظہر کل سب دنیا کا قائم رکھنے والا پرمیشر ہے۔ یعنی سب کی پشت و پناہ اور سب کے قائم رکھنے والے پرمیشر کے سوائے کوئی دوسرا دیو (عالم) وید کا بنانیوالا نہیں ہے"

(اتھرو وید کانڈ ۱۰ اپرپاٹھک ۲۳۔ انوواک ۴ منتر ۲۰)

اس منتر سے مندرجہ ذیل نتائج نکلتے ہیں :-

(۱) چاروں ویدوں میں سے اتھرو وید سب سے مقدم ہے اور باقی وید اس سے ادنیٰ درجہ کے ہیں۔

(۲) سام وید پاؤں اور یجر وید قلب اور رگ پران کی طرح ہیں۔

(۳) پرمیشر کا منہ۔ دل۔ پاؤں اور پران ہیں۔

نتیجہ ۱ پر ادنیٰ سا سوال ہے۔ کہ باوجودیکہ ایک زمانہ اور ایک ملک تھا۔ پھر ان چاروں میں ادنیٰ و اعلیٰ کا سوال کیا معنی؟ کیا پرمیشر کی زبان اور طاقت گویائی متغیر ہے۔

دوم۔ اتھرو جو اپنے دوسرے بھائی سام یجر رگ پر مقدم ہے۔ تو کن معنوں سے۔ آیا الہاماً پہلے ہے یا عملاً پہلے ہے یا علماً مقدم ہے

نتیجہ ۲ پر یہ اعتراض ہے۔ کہ کیا پرمیشر کا پاؤں ادنیٰ ہے۔ اور منہ جو مقدم ٹھہرایا گیا ہے۔ وہ اعلیٰ ہے اور پھر قلب اور پران کے منہ سے مؤخر ہونے کی کیا وجہ ہے۔ سام کو ایشور کا پاؤں ٹھہرانے میں کیا راز ہے۔ اور کونسا نقص سام میں ہے۔ اگر کوئی نقص ہے تو بہرحال وہ ایشوری گیان نہیں ہو سکتا ۔

نتیجہ ۳ سوامی جی کے قول "جس صورت میں ہاتھ پاؤں اعضاء نہ رکھنے والے پرمیشر نے تمام کائنات کو بنایا تو پھر وید کے بنانے میں کیا شبہ ہو سکتا ہے" بھومکا کی علیٰ رؤس الاشہاد تردید کرتا ہے۔

اور نیز یہ آریہ قوم کے قرآنی الفاظ پر ظاہری معنے لیکر اعتراض کرنے کو متعصبانہ جنون قرار دیتا ہے حالانکہ قرآنی الفاظ عربی قواعد کے رو سے ہرگز ظاہری معنے نہیں رکھتے ۔

امید ہے کہ عموماً اڈیٹر پرکاش اور خصوصاً آریہ مسافر اس سوال کو حل کرنے کی کوشش کریگا۔

خاکسار اللہ دتا جالندھری متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان

حق بر زبان جاری

افراد جماعت احمدیہ جب کبھی آیت اِمَّا یَاْتِیَنَّکُمْ رُسُلٌ مِّنْکُمْ اجرائے نبوت و رسالت کے ثبوت میں پیش کرتے ہیں تو منکرین حق اس برہان کے اٹل پہاڑ کو رکیک تاویلوں کی بیلچیوں سے گرانے کی کوشش کیا کرتے ہیں۔ لیکن اس آیت کے متعلق یہ بات دلچسپی سے خالی نہ ہوگی۔ کہ فرقہ اہل حدیث کے مولانا شمس محمدی کی ادارت میں جو رسالہ اہل الذکر فیض آباد سے شائع ہوتا ہے۔ اس کے پرچہ ربیع الاول سنہ ۱۳۴۱ھ کے صفحہ ۱۱ و صفحہ ۱۲ پر آیت ہذا کا جو ترجمہ اور مطلب بیان ہوا ہے وہ بیّن شہادت ہے کہ حق اپنی طاقت سے آخر دلوں پر چھا جاتا ہے اور زبان و قلم پر حاوی و جاری ہو کر رہتا ہے۔ اور آہستہ آہستہ ضرور دماغوں میں اپنی جگہ بنا لیتا ہے۔ گو ظاہر میں کیسا ہی انکار کیا جائے۔ مگر سچائی اندر ہی اندر دلوں میں گھر کرتی جاتی ہے۔ جس طرح وفات مسیح کی بحث سے علماء نیم جان ہو چکے ہیں۔ بالآخر مسئلہ نبوت کے سلسلہ میں بھی حق کے آگے سر جھکانا ہی پڑیگا۔ چنانچہ اہل الذکر کا مضمون مندرجہ ذیل بھی پکار پکار کر اسکی شہادت دیتا ہے۔

"لازم ہے۔ کہ انسان اپنے مبداء کا خیال رکھے۔ اور اپنے لئے جو سامان قدرت دیکھتا ہے۔ ان سے سبق لے اور بہکانیوالوں کے بہکانے میں نہ آوے۔ اور پھر سب سے زیادہ اپنے انجام کی فکر۔ اور ان سب باتوں کے لئے اس بھولنے والے غافل انسان کو ضرورت ہے۔ کہ اس مربی کائنات کی طرف سے پیغامات آویں۔ اور ان پیغامات کو پہنچانیوالے بھی آویں۔ چنانچہ فرمایا۔ یٰبنی آدم اما یاتینکم رسل منکم یقصون علیکم آیاتی۔ اے بنی آدم تم میں تمہاری جنس سے رسول آتے رہینگے۔ جو تم کو میری آیات سناتے رہینگے پس جو ڈرا۔ اور اپنے کو سنوارا (ایسے لوگوں کے لئے وعدہ ہے کہ) نہ ان پر خوف ہوگا۔ اور نہ وہ غمگین ہونگے۔

سبحان اللہ! کس حسن ترتیب سے یہ مضمون بیان فرمایا ہے۔ کہ اس کی شان ادا پر دل قربان کر دیا جائے۔ اور جان نثار کر دی جائے۔ لباس کا تذکرہ پھر لباس صلاحیت کا بیان۔ اس کے بعد مغویوں کی شرارتوں پر تنبیہ پھر اس کے بعد انجام اور موت کی یاددہانی اور ان سب ضرورتوں کے پورا کرنے کے ذمہ دار اپنے پیغامبروں کی آمد کا ذکر اور ان رسولوں کی خدمات اور کاموں کے سلسلہ میں آیات و نشانات و دلائل ربانیہ کے سنانے اور سمجھانے کا حال بیان فرما کر پھر ان پر جو نتیجہ مترتب ہوتا ہے۔ یعنی ایسے لوگوں کا مآل کہ جو ان کو مان لیں۔ اور اپنی اصلاح کر لیں، بتا دیا کہ نہ ان پر کسی قسم کا خوف ہوگا۔ اور نہ کسی طرح یہ لوگ غمگین ہونگے"

451
Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

حضرت سلطان خلافت کا فرمان

خطبہ جمعہ

"لجنۃ اماء اللہ" کو ارشاد

۲ فروری ۱۹۲۳ء کا یوم جمعہ بھی احمدی تاریخ میں ایک سنہری یادگار رہیگا۔ کیونکہ اس دن کا خطبہ جمعہ احمدی قوم کے لئے ایک عجیب وجدید تاریخی منظر کے وجود وظہور کی بشارت دیتا ہے۔

ہمارے اولوالعزم روحانی بادشاہ سیدنا خلیفۃ المسیح نے اس خطبہ میں بالخصوص احمدی خواتین کو خطاب فرماکر ان کو ایک ایسی بہترین تجویز کی طرف دعوت دی ہے۔ جو یقیناً یقیناً لازوال فخر ومباہات کا مقام بلند حاصل کرنے کا مبارک ذریعہ ہے۔ (مدیر)

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

دنیاوی معاملہ میں جسطرح کہ یورپین امریکن افریقین ایشیائی لوگ برابر ہیں۔ اور جس طرح کہ ہر رنگ، ہر زبان ہر ملک وملت کے ساتھ تعلق رکھنے والے کو ایک نظر سے دیکھنے کا حکم ہے۔ اسی طرح دین کے معاملہ میں عورت ومرد مساوات رکھتے ہیں۔ یعنی جس طرح دینی احکام مردوں کے لئے نازل ہوئے ہیں۔ اسیطرح عورتوں کے لئے بھی نازل ہوئے ہیں۔ سورہ فاتحہ جو جزء ہے۔ قرآن کریم کی بلکہ جو گویا ایک اجمال ہے اس کے مضامین کا اور متن ہے قرآن مجید کا۔ اس کے بیان میں اللہ تعالےٰ نے کس حکمت سے کام لیا ہے۔ جہاں دعا سکھائی ہے۔ اور اسمیں جو مضمون ترقیات کے متعلق ہے۔ اس کو اس طرح ڈالا ہے۔ کہ اسمیں عورت ومرد کا اشتراک رکھا ہے۔ گو عربی زبان کا یہ قاعدہ ہے کہ جب قوم کو مخاطب کیا جائے۔ تو اسمیں مذکر کے صیغے استعمال ہوتے ہیں۔ جن میں عورتیں شامل سمجھی جاتی ہیں۔ لیکن سورہ فاتحہ میں الفاظ ہی ایسے رکھے ہیں۔ کہ جس میں مرد وعورت دونوں مساوی ہیں۔ اور دونوں کا انمیں اشتراک ہے۔ مثلاً

ایاک نعبد وایاک نستعین

رکھے ہیں۔ جن کو جسطرح مرد بول سکتے ہیں اسیطرح ان کو عورتیں بھی استعمال کرسکتی ہیں۔ اور اس میں دونوں کی مساوات رکھی۔ اس کی ایک بڑی حکمت یہ بھی ہے۔ کہ اسمیں عورت ومرد دونوں محاورہ کے لحاظ سے بھی شامل ہیں۔ یعنی اکیلے مرد بھی وہی الفاظ بولینگے اور اکیلی عورتیں بھی وہی الفاظ کہینگی۔ اور جس طرح بعض احکام مردوں کے لئے خاص ہیں۔ اسی طرح عورتوں کے لئے بھی خاص احکام ہیں۔ خاص احکام سے یہ مراد نہیں کہ خاص مرد ہی اللہ تعالےٰ کے مخاطب ہیں۔ بلکہ اس سے یہ مطلب ہے کہ اگر مردوں کے لئے بعض احکام خاص ہیں۔ تو عورتوں کے لئے بھی بعض احکام خاص ہیں۔ اور ایک وہ احکام ہیں۔ جن میں مرد وعورت دونوں مساوی ہیں۔ مثلاً خطبہ جمعہ مردوں اور عورتوں دونوں کے لئے ہے۔ اسی طرح خطبہ عید بھی دونوں کے لئے ضروری ہے۔ یوں تو مرد الگ ہوتے ہیں۔ اور عورتیں الگ ہوتی ہیں۔ یا وہ پردہ کے پیچھے ہوتی ہیں۔ یا قنات کے پیچھے بیٹھتی ہیں۔ جس طرح عورتیں برقعہ پہنکر درس سن لیتی ہیں اسیطرح وہ جمعہ میں قنات یا پردہ کے پیچھے الگ بیٹھکر خطبہ سنتی ہیں۔ چونکہ مرد ہی خطیب ہوتا ہے اس لئے مرد سامنے ہوتے ہیں اور عورتیں پردہ میں الگ ہوتی ہیں۔ ورنہ خطیب کے مخاطب تو دونوں ہی ہیں۔ عورتوں کے الگ بیٹھنے یا پردہ کے پیچھے بیٹھنے کے یہ معنے نہیں کہ وہ خطبہ میں مخاطب نہیں ہوتیں۔ بلکہ جسطرح مرد اس کے مخاطب ہوتے ہیں۔ اسیطرح عورتیں بھی مخاطب ہوتی ہیں۔ یہ خطبہ صرف مردوں کے لئے ہی نہیں ہوتا۔ بلکہ عورتوں کے لئے بھی ہوتا ہے۔ پس جو کچھ میں اب کہنے لگا ہوں وہ بلحاظ وقت اور مقام کے بالکل مناسب حال ہے۔ وہ کیا بات ہے۔ وہ یہ ہے کہ میں نے سوچنے اور غور کرنے کے بعد یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ جرمن میں جو مسجد بننے والی ہے۔ وہ عورتوں کے چندہ سے بنے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ بہت سی عورتوں کی ذاتی جائداد نہیں ہوگی لیکن اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ عورتوں کی مالی بنیاد زیورات پر ہوتی ہے۔ اسمیں کوئی شبہ نہیں کہ مرد کا دخل آمدنی میں ہوتا ہے۔ لیکن اس میں بھی کوئی شک نہیں۔ کہ مردوں میں سے اکثروں کے پاس بوجہ ان کی ذمہ واریوں کے مال نہیں ہوتا۔ لیکن عورتوں کے پاس زیور کی صورت میں کچھ نہ کچھ ضرور ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے قحط کے دنوں میں مرد عورتوں سے کچھ لیکر گذارہ کرتے ہیں۔ اس لئے یہ نہ کوئی خیال کرے کہ عورتوں کے پاس کہاں سے مال آئیگا۔ آخر وہ ہم سے ہی لینگی۔ عورتیں اپنے زیورات وغیرہ سے چندہ دیسکتی ہیں۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ کسی کے پاس زیادہ ہو اور کسی کے پاس تھوڑا ہو۔ خدا کے حضور تھوڑے بہت کا سوال نہیں۔ اس کے حضور تو اخلاص کا سوال ہے۔ پس میرا یہ منشا ہے کہ جرمن میں مسجد عورتوں کے چندہ سے بنے۔ کیونکہ یورپ میں لوگوں کا یہ خیال ہے۔ کہ ہم میں عورت جانور کی طرح سمجھی جاتی ہے۔ جب یورپ کو یہ معلوم ہوگا کہ اس وقت اس شہر میں جو دنیا کا مرکز بن رہا ہے۔ یہاں کی مسلمان عورتوں نے جرمن کے نومسلم بھائیوں کیلئے مسجد تیار کرائی ہے۔ تو یورپ کے لوگ اپنے اس خیال کی وجہ سے جو مسلمان عورتوں کے متعلق ہے۔ کس قدر شرمندہ اور حیران ہونگے۔ اور جب وہ مسجد کے پاس سے گذرینگے۔ تو ان پر ایک موت طاری ہوگی۔ اور مسجد باواز بلند ہر وقت پکاریگی کہ پادری جھوٹ بولتے ہیں جو کہتے ہیں۔ کہ عورت کی اسلام میں کچھ حیثیت نہیں۔ وہ لوگ خیال کرتے ہیں۔ کہ ہمارے ملک میں عورتیں بالکل جانور ہیں۔ اور ان کو جانور ہی سمجھا جاتا۔ اور یقین کیا جاتا ہے۔ مسلمان عورتوں کو جانور کی طرح سمجھتے ہیں۔ اب جب صرف عورتوں کے چندہ سے وہاں مسجد بنیگی۔ تو ان کو یہ معلوم ہوگا۔ کہ یہاں کی عورتوں کو تو یہ بھی علم ہے کہ ایسے لوگ بھی دنیا میں ہیں جو ایک بندے کی پرستش کرتے ہیں۔

یوں تو انکے ہاں یہ بھی قاعدہ ہے کہ شادی سے ایک ماہ بعد میاں بیوی آپس میں لڑ پڑتے ہیں۔ اور میاں کسی دوسری کی تلاش میں پھرتا ہے۔ اور بیوی کسی اور کی تلاش میں پھرتی ہے۔ وہاں اگر ایک ماہ تک میاں بیوی آپس میں محبت کے ساتھ رہتے ہوئے دکھائی دیں تو بڑا تعجب کیا جاتا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور ہمارے ہاں حقیقی تعلقات میاں بیوی میں ہوتے ہیں ان کی ہوا بھی ان کو نہیں چھو گئی۔

مگر قلم ملک دشمن والی بات ہے۔ قلم ان کے ہاتھ میں ہے۔ جو کچھ وہ چاہتے ہیں اسلام اور مسلمانوں کے متعلق لکھ دیتے ہیں۔

مولوی مبارک علی صاحب نے ایک خط بھیجا ہے۔ جس میں انہوں نے لکھا ہے کہ فن تعمیر کے ایک ماہر نے مسجد بنانے کے لئے سوا دو لاکھ روپے کا اندازہ لگایا تھا کیونکہ اس نے خیال کیا کہ جس قوم نے ہمارے ملک میں مسجد بنانے کا ارادہ کیا ہے۔ وہ کوئی بڑی مالدار قوم ہوگی لیکن مولوی صاحب نے اسے کہا کہ اتنا روپیہ ہمارے پاس نہیں۔ تو پھر اس نے پچاس ہزار روپیہ کا اندازہ لگایا۔ پانچ ہزار کی زمین اور ۴۵ ہزار روپیہ عمارت پر خرچ آئیگا۔ کیونکہ اس کا نقطۂ خیال یہ ہے کہ چونکہ یہ ایک بڑا شہر ہے اور امرا کا شہر ہے اس واسطے اس میں بڑی عمارت چاہئے۔ کہ جس کا لوگوں پہ اثر ہو۔ اور لوگ اس کی طرف توجہ کر سکیں معمولی عمارت کا ان لوگوں پہ اثر نہیں ہوگا۔ وہ ایسی ہی ہے جیسے ایک پختہ مکان ہو۔ اور پھر اس میں کوئی حصہ کچی اینٹوں کا ہو تو وہ معیوب معلوم ہوگا۔ غیر اس کے اندازہ کے مطابق پچاس ہزار روپیہ سے مسجد کی عمارت قائم ہو سکتی ہے۔ جو صرف مسجد ہی نہیں ہوگی۔ بلکہ اس میں مبلغین کی رہائش کے لئے بھی مکان ہوگا۔ یہ معاملہ میں تمام جماعت کی عورتوں کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ یہ زمانہ مقابلہ کا ہے ولایت میں تو عورتیں وکالت اور ڈاکٹری کے امتحان تک مردوں کا مقابلہ کرتی ہیں۔ مردوں سے برابری جتانے کے لئے آگے خواہ وہ کام نہ کر سکیں۔ خیر وہ تو اپنی عمر کو ضائع کرتی ہیں۔ لیکن ہم کو بھی ایک نیک مقابلہ کرنا چاہیئے۔ اس لئے ہم کہتے ہیں کہ اب عورتیں یورپ میں مسجد بنوائیں۔

پہلے لنڈن والی مسجد میں عورتوں کا دس ہزار چندہ تھا اور شریعت کے لحاظ سے مردوں سے عورتوں کا نصف چندہ ہونا چاہیئے۔ کیونکہ عورتوں کا حصہ شریعت نے نصف رکھا ہے۔ اس لئے اب عورتیں پچاس ہزار روپیہ چندہ مسجد احمدیہ برلن کے لئے تین ماہ کے اندر دیدیں۔ حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی ہے۔ کہ زار روس کا عصا چھینا گیا ہے۔ اور وہ آپکے ہاتھ میں دیا گیا ہے۔ اور روس کا دروازہ برلن ہے اور اسی دروازہ کے ذریعہ سے روس فتح ہو سکتا ہے یوں تو روس میں تبلیغ کرنا تو الگ رہا۔ اس میں ہمارا موجودہ حالات کی وجہ سے گھسنا ہی مشکل ہے۔ اسمیں تبلیغ کا ذریعہ جرمن ہی ہے۔ جرمن کے ذریعہ ہم بڑی آسانی سے روس میں تبلیغ کر سکتے ہیں۔ اور عورتوں کے ہاتھ سے اس اہم پیشگوئی کا پورا ہونا ان لوگوں پر بہت اثر کریگا جو بعد میں آئینگے۔ اور انہیں معلوم ہوگا۔ کہ عورتوں میں بھی مردوں کی طرح بہت اخلاص ہے۔ اور ادھر یورپ کو معلوم ہوگا کہ کس قدر مسلمان عورتوں میں اپنے مذہب کی اشاعت کا جوش ہے۔ اور اس مسجد کی پیشانی پر جلی حروف میں لکھا جائیگا کہ احمدی اور پھر دوسرے لوگوں کی بھی آنکھیں کھل جائینگی اور پیغامیوں کو بھی معلوم ہو جائے گا کہ احمدی خواتین ہی اس قدر چندہ دیتی ہیں جس قدر کہ وہ غیر لوگوں کے آگے اور ہاتھ پھیلا پھیلا کر جمع کرتے ہیں۔

پس ہر جگہ عورتوں کو بتایا جائے کہ وہ اس کام کے لئے چندہ دیں اور تمام اخبارات جو قادیان سے نکلتے ہیں اس کام کے لئے چندہ کیواسطے تحریک کریں۔ اور میرا یہ خطبہ شائع کر دیں۔ تاکہ تمام وہ لوگ جو ان اخبارات سے تعلق رکھنے والے ہیں۔ اپنے گھروں میں عورتوں کو بتائیں اور تحریک کریں کہ وہ تین ماہ کے اندر مسجد کے لئے چندہ دیں۔ اور ہر جگہ مرد اپنی عورتوں کو یہ بات سنا دیں اور یہاں جن کی عورتیں جمعہ میں نہیں آئیں۔ وہ بھی اپنے گھروں میں اطلاع دیں۔ اور اس کام کے لئے چندہ کے واسطے تحریک کریں۔

اور یہ کام میں نے اس انجمن کے سپرد کیا ہے۔ جس کا نام میں نے لجنۃ اماء اللہ رکھا ہے۔ ہندوستان میں ایک انجمن ہے۔ جو اپنے آپ کو خادمان ہند بتاتے ہیں۔ ہم تو کسی خاص قوم کے خادم نہیں۔ ہم اللہ کے خادم اور غلام ہیں۔

لجنۃ اماء اللہ یعنی اللہ کی لونڈیوں کی انجمن

پس اسلئے میں نے یہ نام اس انجمن کا رکھا ہے۔ اور ان کے سپرد یہ کام کیا ہے۔ لیکن چونکہ خالی عورتیں اگر تحریک کرتیں تو ان کا اتنا اثر نہ ہوتا۔ اس لئے میں نے ان کی طرف سے یہ تحریک کی ہے۔ عورتیں یہ نہ سمجھیں کہ چندہ جمع کرنا خاص خاص عورتوں کا ہی کام ہے۔ بلکہ ہر عورت کھڑی ہو جائے۔ اور باقی بہنوں سے تین ماہ کے اندر چندہ جمع کرے۔

لنڈن کی مسجد کے لئے زمین تو خریدی جا چکی ہے لیکن چونکہ اس کی عمارت پر ایک لاکھ روپیہ خرچ ہونا تھا۔ اس لئے وہ فوراً نہ بنائی جا سکی۔ لیکن برلن کی مسجد کے لئے ایسا نہ ہوگا۔ بلکہ ارادہ ہے کہ ادھر روپیہ جمع ہو اور ادھر کام جاری کر دیا جائے۔ چونکہ ہمیں یقین ہے کہ کہ یہ کام ہو کر رہیگا۔ اس لئے جوں ہی روپیہ جمع ہونا شروع ہوگا۔ فوراً عمارت کا کام شروع کر دیا جائیگا۔ میں اب خطبہ کے ذریعہ تمام احمدی عورتوں کو تحریک کرتا ہوں کہ وہ اس کام کے لئے تین ماہ کے اندر پچاس ہزار روپیہ چندہ جمع کر دیں ہاں یہ یاد رہے کہ مردوں کا ایک پیسہ بھی اس کام میں نہیں لیا جائیگا۔ اگر کسی مرد کی طرف سے چندہ آگیا تو وہ کسی اور مد کی طرف منتقل کر دیا جائیگا۔ اس میں صرف عورتوں کا ہی روپیہ ہوگا۔ تاکہ یہ مسجد ہمیشہ کے لئے عورتوں کی ہی یادگار رہے۔ میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالٰے عورتوں کو اس کام کی توفیق عطا کرے۔

مکتوب امام

آپ کا خط ملا۔ لڑکے کی پیدائش کا حال معلوم کر کے خوشی ہوئی اللہ تعالٰے آپکے بچے کو اپنی رحمتوں کا موجب بنائے۔ اپنی ذات کیلئے بھی بابرکت کرے۔ اور اپنے رشتہ داروں اور دین کیلئے بھی بابرکت کرے جس علاقہ میں اب آپ ہیں۔ معلوم نہیں وہاں کوئی احمدی ہے یا نہیں۔ مگر ہم ہر ایک احمدی سے خواہ وہ بڑا ہو یا چھوٹا یہی امید کرتے ہیں کہ جس جگہ پر وہ جائے۔ اپنی اس جگہ کو چھوڑنے سے پہلے اس جگہ اپنا قائم مقام بنائے۔ امید ہے کہ آپ اس اپنی غرض کو نہیں بھولینگے۔ قرآن کریم سے ہمیں یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ جو شخص نافع الناس ہو اس کو دنیا میں بھی جگہ دی جاتی ہے۔ آخرت میں تو ملتی ہی ہے۔ اور سب سے بہتر نفع جو انسان پہنچا سکتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ صداقت پہنچا وے۔ والسلام

452

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار پیغام اور ہم پر تقلید بابیت کا الزام

جناب مولوی محمد علی صاحب ایم اے وکیل لاہور اور ان کے رفقاء ہم پر یہ الزام لگاتے ہیں۔ کہ گویا ہمارا سیدنا حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد امت محمدیہ میں باب نبوت کو مفتوح یقین کرنا بتقلید عقائد بابیہ ہے۔ کیونکہ وہ بھی باب نبوت کو مفتوح جانتے ہیں ۔

ہمارا جواب یہ ہے (۱) گویا اس بات سے یہ ثابت ہوا۔ کہ اگر ایک امر حق کا ایک مذہب یا جماعت کا قائل ہو۔ اور دوسرا بھی۔ تو دونوں میں سے ایک نے دوسرے کی ضرور تقلید کی ہے۔ پس موخر مذہب یا جماعت ایسا عقیدہ رکھنے سے مقدم مذہب یا جماعت کا مقلد ہو۔ اور جہاں یہ صورت واقع ہو۔ وہ موخر جماعت یا مذہب باطل پر ہے۔ کیونکہ اس نے اس عقیدہ کی تقلید کی ہے۔ پس ذرا اس اصل کو مد نظر رکھ کر اصول اور قوانین وضع کرنیوالے جناب مولوی صاحب اور ان کے رفقاء غور کریں۔ کہ کیا اس طرح وہ مذہب اسلام کو باطل اور سیدنا حضرت محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو مقلد مذہب سابقہ تو قرار نہیں دیتے۔ اور دراصل یہ حملہ تو اس پاک ذات اور حق و دین پر نہیں۔ جس کے بانی سیدنا حضرت محمد کا مذہب ہی جمیع انبیاء عالم کی ہدایات اور شرائع پر چلنا تھا۔ اور انہی کے چیدہ چیدہ اصول کی تعلیم اور تبلیغ کی۔ اور صاف خدا کے حکم سے اعلان کیا کہ میری کتاب قرآن خدا کا کلام ہے۔ اور وانہ لفی زبر الاولین (۲) ان ہذا لفی الصحف الاولیٰ (۳) صحف مطہرۃ (۴) کتب قیمۃ ہے۔ اور نبی کے متعلق کہا کہ ماکنت بدعا من الرسل۔ یعنی قرآن شرائع سابقہ کے تمام اصول اور تعلیمات کا مجموعہ ہے۔ اور میں دوسرے انبیاء ہی کا مظہر اور بروز ہوں۔ کوئی نئی چیز نہیں ہوں۔ بلکہ مجھ کو حکم ہے۔ فبھداھم اقتدہ۔ یعنی جمیع رسل کی ہدایات کی اقتدا کرو۔ اور واتبع ملۃ ابراہیم اور ابراہیم کی ملت یا مذہب کی اتباع کرو۔ گویا آنحضرت صلعم حضرت ابراہیم کی بالخصوص اور دوسرے رسل کی بالعموم تقلید کرتے تھے۔ پس چونکہ آپ کے مذہب میں جمیع عقاید اور اصول دوسرے مذاہب کے بیان شدہ تھے۔ لہذا بقول حضرت ایم اے اور ان کے رفقاء کے آپ باطل پر تھے ۔

(۲) حضرت سیدنا احمد علیہ السلام نے چونکہ اپنا مذہب اور تعلیم سیدنا حضرت محمدؐ کی اتباع اور قرآن کریم کی اطاعت میں پیش کی ہے۔ لہذا بقول جناب مولوی صاحب اور ان کے رفقاء کے حضرت احمدؑ بھی باطل پر تھے۔ اگرچہ نبی نہ ہوں۔ بلکہ مہدی ہی ہوں ۔

(۳) اگر ایک امر حق ہے۔ اور خدا کا کلام قرآن کریم اور خدا کا کام یعنی سنت اللہ و قانون فطرت حضرت آدم کے زمانہ سے آج تک اسپر گواہ ہے۔ کہ اصلاح عالم کیلئے بوقت فساد عقاید و اعمال ایک عظیم الشان مصلح یعنی خدا کا نبی مبعوث ہوتا رہتا ہے۔ تو اگر اس مذہب بابیہ یا آریہ۔ یہود۔ زردشتی۔ نصاریٰ اور دوسرے مذاہب بھی قائل ہو جائیں۔ اور جماعت احمدیہ بھی اسی اعتقاد پر قائم ہو۔ تو یہ الزام صرف جماعت احمدیہ پر کیوں وارد ہوا۔ کہ وہ باب نبوت کے مفتوح ہونے کے قائل ہیں اسلئے احمدی بابیوں کے مقلد کیونکر ہوئے ۔

(۴) اگر ہم سیدنا حضرت محمد کے بعد باب نبوت کے مفتوح ماننے میں بابیوں کے مقلد ہو گئے۔ تو بابی اور نیچری حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے بھی قائل ہیں۔ اور آپ جناب مولوی محمد علی صاحب اور ان کے رفقاء بھی۔ تو اس طرح آپ لوگ بھی ان کے ہم عقیدہ ہونے کے باعث بابی اور نیچری ہو گئے ہیں ۔

(۵) جناب سر سید احمد خان صاحب نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا باپ مانا ہے۔ اور جناب مولوی محمد علی صاحب نے بتقلید سر سید احمد خان صاحب اور فرقہ نیچریہ ان کے ہم عقیدہ ہو گئے۔ تو آپ لوگ اس عقیدہ کی بنا پر نیچری کیوں نہ کہلائیں ۔

(۶) باب نبوت کے مفتوح ہونے میں جو ہمارا اور بابیوں کا عقیدہ ہے۔ اس میں جو فرق ہے۔ وہ شاید جناب مولوی صاحب اور ان کے رفقاء کو معلوم نہیں۔ یا اگر معلوم ہے۔ تو عوام الناس کو دھوکا دے کر اپنے تقویٰ کا ثبوت دیتے ہیں۔ اور وہ فرق سن لو۔ بابی لوگ کہتے ہیں۔ کہ سیدنا حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد جو نبی آتا ہے۔ وہ سیدنا حضرت محمدؐ کی اتباع سے کوئی تعلق نہیں رکھتا۔ بلکہ اس کے مذہب کا ناسخ ہے۔ اور اسلام کا منسوخ کرنیوالا ہے۔ اور قرآن کریم کے احکام میں تغیر و تبدل تسلیم کر کے ان کی بجائے کتاب اقدس کو پیش کرتے ہیں۔ اور جناب بہاء اللہ کو حضرت محمد رسول اللہ سے افضل مانتے ہیں۔ حالانکہ برخلاف اس کے ہم احمدی سیدنا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو نبی آتا ہے اس کو سیدنا حضرت محمدؐ کا اُمتی اور متبع مانتے ہیں۔ اور اس کے مذہب کا مجدد اور ناشر اور مبلغ یقین کرتے ہیں قرآن کریم کو بلا تغیر و تبدل بغرض اتباع و تبلیغ پیش کرتے ہیں۔ حضرت احمد علیہ السلام کو سیدنا حضرت محمدؐ کا غلام اور بیٹا جانتے ہیں۔ پس ہم پر بابیوں کے ہم عقیدہ ہونے کا الزام محض شرارت اور جہالت ہے ۔

(۷) اگر باب نبوت کے مفتوح ہونے پر ہماری طرف سے ازروئے قرآن النبوۃ فی القرآن جیسی لاجواب کتاب اور ازروئے احادیث و تفاسیر حق الیقین فی معنی خاتم النبیین اور النبوۃ فی الاحادیث جیسی بے نظیر کتابیں اور ازروئے وحی مسیح موعود النبوۃ فی الالہام جیسی لاثانی کتاب اور ازروئے تقریرات حضرت احمد علیہ السلام حقیقۃ النبوۃ و مباحثہ شملہ وغیرہ جیسی کتابیں شایع شدہ موجود نہ ہوتیں۔ تو آپ ہم کو بابیوں کے مقلد کہنے میں حق پر تھے۔ کیونکہ تقلید کے واسطے دلائل قاہرہ اور براہین بین نہیں ہوا کرتے ۔

(۸) ہاں ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ کسی خاص زمانہ اور خاص شخص پر باب نبوت کو مسدود کہنے میں۔ آپ لوگ قوم آریہ۔ قوم قبط قوم یہود۔ قوم نصاریٰ۔ قوم زردشت کے متبع اور مقلد کہے جا سکتے ہیں۔ کیونکہ وہ بھی باب نبوت کو اپنی اپنی کتاب یا نبی پر مسدود جانتے ہیں۔ اور آپ بھی۔ خدا کا کلام اور ... خدا کا کلام ہی ہمیشہ ان کو رد کرتا آیا۔ اور آپ کو بھی ... (۹) باب نبوت کے مسدود ماننے میں آپ بتا سکتے ہیں کہ آپ لوگوں نے کونسی ایسی دلیل آج تک ہمارے سامنے پیش کی ہے۔ جو کسی غیر احمدی مولوی نے حضرت احمد علیہ السلام اور ان کی جماعت کے ... ہم سامنے ان لوگوں کے مرتد ہونے سے قبل پیش نہ کی۔ اور آپ لوگوں جس سے کسی نے کسی شخص نے اپنی قلم سے اس کی تردید نہ کی ہو۔ مگر تب آپ خواہ زرپرستی کی تقلید میں اتباع نہ کر کے دانستہ تقلید اختیار کر کے یہ عقیدہ پھر اختیار کر لیا۔ پس مقلد آپ ہیں نہ ہم۔

... الحمد للہ ولکن اکثر الناس لا یعلمون۔ خاکسار قاضی محمد یوسف احمدی از پشاور ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلسہ مستورات میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کی تقریر برائے چندہ مسجد برلن (جرمنی)

اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہٗ ورسولہ

جیسا کہ ہماری بہنوں کو معلوم ہو گیا ہوگا۔ میں نے اسجگہ تمام مستورات کو جمع کیا ہے کہ مسجد برلن کے لئے چندہ کی تحریک کی جاوے۔ لڑائی یعنی جنگ سے پہلے ملک جرمن کو یہاں کی زیادہ عورتیں نہ جانتی تھیں۔ مگر اب ہر ایک کے منہ پر جرمنی کا لفظ سنائی دیتا ہے۔ کیونکہ ان کی لڑائی ہر ایک یورپ کے ملک سے ہو گئی تھی۔ اس لئے معلوم ہو کہ اب ہم نے اس ملک جرمن میں تبلیغ شروع کی ہے دیکھو یہ دنیا کا نقشہ ہے (اس موقع پر آپ نے نقشہ دنیا کھولکر اس میں سے اس ملک پر انگلی رکھی) اس میں یہ ملک ہندوستان ہے اور یہ یورپ۔ دیکھو یورپ کا ملک ہمارے ملک سے بہت چھوٹا ہے۔ اور اب اسی ملک کے لوگ ہم لوگوں پر حکومت کر رہے ہیں اپنی عقل اور دانشمندی کی وجہ سے یہ لوگ بہت تیز و ہوشیار ہیں۔ فرانس۔ امریکہ۔ انگلستان وغیرہ ان سب سے جرمنی کا مقابلہ اور لڑائی تھی۔ روپیہ بہت خرچ ہو گیا۔ اسواسطے اب اس ملک کی یہ حالت ہے۔ کہ ایک روٹی تین سو روپیہ کو آتی ہے۔ اور اس ملک کے پندرہ ہزار روپے ہمارے ملک ہندوستان کے ایک پیسے میں مل جاتے ہیں۔ اور روٹی اس قدر مہنگی ہے۔ کہ مثلاً وہاں کے ایک شخص نے اعلان کیا۔ کہ ہمیں برتن مانجھنے کے لئے ایک ملازم چاہیئے تو دو ہزار عورتوں نے درخواستیں دیں۔ جنمیں ایک شہزادی بھی تھی۔ اور وہ ایسی ذلیل ترین ملازمت پر راضی تھی تو اس ملک کی بہت تنگ حالت ہے۔ ایسی حالت میں ہمکو وہاں تبلیغ کی ضرورت پیش آگئی۔ اس لئے کہ قاعدہ ہے۔ کہ جو شخص بہت آرام و راحت کی زندگی بسر کرے۔ اور عیش و عشرت میں سے مصیبت میں آجائے۔ اس کی توجہ خدا تعالیٰ کی طرف ہو جاتی ہے۔ وہ لوگ ضرور عیاش تھے مگر

ان کی خراب حالت کے ساتھ ہی ان کی توجہ خدا تعالیٰ کی طرف ہو سکتی ہے۔ کیونکہ انسان کا قاعدہ ہے۔ کہ اگر اسے روحانی تکلیف ہے۔ تو وہ عموماً اللہ تعالیٰ کی جانب جھکتا ہے چنانچہ مولوی مبارک علی صاحب کا ایک خط بھی آیا ہے۔ جسمیں وہ لکھتے ہیں۔ کہ یہاں کے بازار میں جو شخص نہایت دُبلا پتلا اور آنکھیں اندر گھسی ہوئی چلتا ہوا نظر آئے۔ جس کے چہرے پر گوشت پوست نہ ہو۔ وہ یہاں کے کسی کالج کا پروفیسر ہوتا ہے۔ غرضکہ بہت تکلیف اور تنگی میں انسان خدا کی طرف توجہ کرتا ہے۔ اس لئے اب ان لوگوں کی توجہ اسلام کی طرف ضرور ہو گی۔ گو یہ حالت ان لوگوں کی عارضی ہے۔ کیونکہ وہ بہت ہوشیار ہیں۔ اور اپنی حالت کو جلد تر اپنی دانشمندی اور سمجھداری سے سدھار لینگے وہ انگریزوں سے بھی زیادہ علم والے ہیں۔ اگر اسلام جیسے سچے مذہب کی طرف ان کی توجہ ہو گئی۔ تو اسلام کو بہت مدد دینگے۔ اور اگر وہ لوگ اسلام کا بازو بن گئے۔ تو بہت ہی مفید ثابت ہو گا۔ اول تو یہ ضرورت پیدا ہوئی کہ جرمن کے ملک میں اسلام پھیلایا جاوے۔ دوسرے ضرورت یہ بھی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام اور پیشگوئی بھی ہے۔ کہ روس مسلمان ہو گا۔ اب دیکھو نقشہ دنیا میں سے معلوم ہوتا ہے کہ روس کا ملک بھی اس ملک کے ساتھ لگا ہوا ہے چونکہ روس بھی یورپ کا ایک بڑا حصہ ہے۔ انگلستان اور جرمنی دونو نے بڑا ملک ہے۔ اور جنگ میں اسپر بھی تباہی آئی تھی۔ جہاں بھی تبلیغ اسلام کا موقع ہے۔ دیکھو مسلمانوں کے قبضہ میں کبھی ساری دنیا کے ممالک تھے مگر اب سب ہی ایک دوسرے کے ہاتھ سے نکل گئے۔ مجھے تو ہر ہٹے ور ساہنسی قوم کی حالت پر رشک آتا ہے کہ یہ قومیں پہلے ہندوستان کی بادشاہ تھیں جن سے تم اب نفرت کرتی ہو۔ جو ہری کپڑے سے چھو جائے تو تم لوگ اسے بُرا مناتے ہو۔ مگر کیسی باغیرت قوم ہے کہ ساہنسی قوم تین ہزار سال سے (جبکہ ان کی حکومت چلی گئی) پاؤں میں جوتی نہیں پہنتے وہ کہتے ہیں ہماری بادشاہت چلی گئی۔ تو پھر کیوں ہم جوتی پہنیں تو وہ قوم آجکل کے مسلمانوں سے زیادہ باغیرت ہو۔ ان کو اول اول ہندوؤں نے اگر ان کے ملک سے نکال دیا تھا۔ مگر بعد ازاں مسلمان آئے دیکھو یہ نقشہ دنیا ہے سے عرب کا ملک بہت چھوٹا سا دکھائی دیتا ہے۔ اب میں اسلام کی مختصر تاریخ بتاتا ہوں۔ یہاں سے ہی ایک شہر مکہ میں سے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تبلیغ دین شروع کی۔ سو آپ کی ۱۳ سالہ محنت پر کل ۸۰ آدمی ایمان لائے۔ اسوقت خداوند کریم نے ان کو خبر دی تھی کہ اسقدر

جہاں میں تیری حکومت اور اسلام کی ترقی ہو گی پھر آپ مدینہ تشریف لائے۔ تو قریباً تمام سلطنتیں زیر فرمان ہو گئی تھیں۔ اسوقت دو عظیم الشان حکومتیں ایران اور روم بھی زبردست حکومتیں تھیں۔ مگر آخر مطیع اسلام ہو گئیں۔ آخر یہ کس طرح ہوا کہ پہلے بہت کم طاقت سے کام شروع ہو کر آخر پر یہ زور ہوتا چلا گیا یہانتک کہ مسلمان قوم صرف مکہ شہر سے نکلکر ساری دنیا پر حاوی ہو گئی تھی۔ حتیٰ کہ یورپ تک پہنچ گئی (پھر نقشہ دنیا پر ہاتھ رکھا) دیکھو یہ سب ممالک افریقہ۔ عرب۔ عراق۔ سپین چین۔ ایشیا وغیرہ یہ سب مسلمانوں اور اسلام کی زیر حکومت تھے۔ مگر اسلام سے غفلت کی وجہ سے ایک ایک کرکے یہ سب ملک مسلمانوں کے ہاتھ سے نکل گئے اور اب مسلمانوں کے زیر حکومت جو دو چار رہ گئے ہیں وہ بھی اسلام سے بہت دور ہیں جیسا کہ پٹھانوں کی حکومت ہے۔ مگر یہ لوگ ایسے ظالم اور خونخوار ہیں کہ ہمارے مولانا مولوی عبد اللطیف صاحب کو بیگناہ شہید کر دیا۔ مجھے حیرت آتی ہے کہ یہاں کے لوگ ایک ایک بیگھ زمین کے لئے تو لڑائی اور آپس میں مقدمہ بازی کرتے ہیں مگر غیرت نہیں آتی کہ سارے جہان کی سلطنت ان کے ہاتھ سے جاتی رہی۔ اور کچھ افسوس نہ ہوا۔ تو اب خدا تعالیٰ نے چاہا ہے کہ ساری دنیا میں اسلام پھیلائے۔ اور خدا نے میرے دل میں تحریک پیدا کی ہے کہ اسلام کیلئے بہت کچھ کوشش کروں دیکھو پہلے پہل حضرت مسیح موعود کے ساتھ بھی کل چالیس آدمی تھے۔ یہ قادیان کو کوئی نہ جانتا تھا۔ مگر اب دنیا کے ہر ایک حصہ میں احمدی موجود ہیں۔ مثلاً افریقہ میں امریکہ میں انگلستان میں۔ مصر میں۔ ماریشس میں۔ چین میں۔ آسٹریلیا میں افغانستان میں۔ غرضکہ ہر ایک جگہ پر احمدی موجود ہیں۔ دنیا کے ہر ایک حصہ میں کیلوں کی طرح احمدی گڑ گئے ہیں۔ ہوشیار آدمی یکدم ہتھوڑا مار مار کر نہیں توڑ دیتا۔ بلکہ اس میں پہلے سے کیلیں گاڑتا ہے۔ سو محض خدا کے فضل کے ساتھ ہم نے ساری دنیا میں احمدیت کا بیج بو دیا ہے۔ اب اللہ تعالیٰ خود اسکی حفاظت کریگا۔ اور نتیجہ نیک برآمد کریگا۔ انشاء اللہ جس جس جگہ کوئی جماعت احمدی کی مستقل ہو اسے نمایش کیلئے اپنا مکان ورشکا بھی چاہیئے۔ اور اپنی عبادت گاہ بھی چاہیئے کہ بہت آرام ہوتا ہے۔ اور سہولت پیدا ہوتی ہے تو اسی طرح برلن میں بھی مسجد چاہیئے۔ اس لئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ احمدی جماعت کی مستورات ہی مسجد برلن کا چندہ دیں تاکہ وہاں مسجد بنا کر اسپر کندہ کر دیں کہ احمدی مستورات کا نام لکھا جاوے۔ ہم یورپ کے لوگوں کو بھی بتلا سکیں کہ احمدی عورت بھی جوش دین میں مردوں سے کم نہیں۔ کیونکہ مشہور تو یوں ہے کہ عورتیں اور پھر ہندوستان کی عورتیں اپنے اندر دین کا جوش نہیں رکھتیں۔ عورتوں نے مسجد لنڈن میں بیشک چندہ دیا تھا۔ مگر مردوں نے بہت کم اور خدا نے عورتوں کا نصف حصہ مقرر کیا ہے۔ مردوں نے ایک لاکھ مسجد لنڈن کیلئے جمع کیا تھا جسمیں عورتوں کا حصہ تھا مگر اب نصف حصہ شریعت کی رو سے بھی انکو آتا ہے۔ اب برلن میں پچاس ہزار روپیہ میں مسجد بن سکتی ہے پس ہماری جماعت کی مستورات صرف پچاس ہزار دینے میں اپنی ہمت دکھلاویں۔ قادیان کی غریب عورتیں اگر اپنا دینی جوش اور ہمت دکھلا دینگی۔ تو باہر والیوں کو اس سے تحریک ہوگی۔ اور اگر تم سستی وو رکم ہمتی دکھلاؤ گی۔ تو باہر بھی اثر بہت کم پڑیگا

453

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دیکھو جس طرح مرد خدا کے فضلوں کے وارث ہیں۔ اسی طرح عورتیں ہیں۔ خدا تعالیٰ نے اپنے انعامات دینے میں عورتوں کو مردوں سے علیحدہ نہیں رکھا گو عورت کا حصہ نصف رکھا ہے مگر اپنے فضلوں اور انعامات کے دینے میں فرق نہیں رکھا ہے قرآن مجید میں تو فرماتا ہے کہ ہم نے اپنے فضلوں کے وارث مسلمان بنائے۔ مگر ان کے بدلے میں ان سے مال وجان لے لئے یعنی مسلمانوں کے ساتھ ہم نے ایک سودا کیا یعنی ان کی مال اور جانیں لیکر ان کو اپنے فضلوں کا وارث بنا دیا اور اب بھی یہ بات برابر چلی جاویگی۔ کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں سے مال وجان لیکر اپنے فضلوں اور جنت کا وارث بنا دیگا۔ اگر اسلام کے ساتھ محبت اور تعلق ہو تو یہ قربانی حقیر سی مالی قربانی دینے میں کچھ پس وپیش نہیں کرنا چاہئیے صرف منہ سے لا الٰہ الا اللہ پڑھنے اور یہ کہنے سے کہ ہم مسلمان ہیں۔ کچھ نہیں بنتا جب تک اپنی مال وجان اسپر سے قربان نہ کیا جاوے۔ دیکھو اگر تمہارا بچہ بیمار ہو اور اس کی دوائی کوئی نہ کرو اور صرف منہ سے میرا بچہ میرا بچہ کہتے رہو۔ تو کیا وہ بیماری سے نجات پاکر اچھا ہو جاویگا۔ ہرگز نہیں۔ جب تک اس کا علاج نہ کروگے جب تک اچھا نہیں ہو سکتا۔ اور جو کوئی اسلام سے اور خدا تعالےٰ سے گہری محبت اور تڑپ نہیں رکھتا۔ وہ قربانی نہیں کر سکتا۔ محبت تو قربانی چاہتی ہے حضرت سلیمان علیہ السلام کے وقت کا واقعہ لکھا ہے۔ کہ حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس ایک مقدمہ آیا۔ کہ دو عورتوں نے جو ایک ہی خاوند والی تھیں۔ دونوں نے ایک ہی دن بچے جنے مگر ہر ایک کو رشک تھا کہ بچہ کی خاطر میرا خاوند میری سوکن سے زیادہ محبت رکھیگا۔ مگر ایک کا بچہ بھیڑیا اٹھا کر لے گیا۔ دوسری کا بچہ صحیح وسالم تھا جس کا بچہ بھیڑیا لے گیا تھا۔ اسے رشک آیا کہیں میرا خاوند مجھ سے توجہ نہ پھیر لے۔ اس نے کہا کہ یہ بچہ میرا ہے۔ دوسری اصل ماں نے کہا میرا ہے۔ فیصلہ سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے فیصلہ کیا کہ چھری لاؤ میں بچہ دو ٹکڑے کرکے بانٹ دوں۔ تو اصلی والدہ کی محبت نے نہ چاہا کہ بچہ ٹکڑے ہو یا ضائع ہو۔ وہ چلائی کہ حضور بچہ کو رہنے دیا جاوے۔ اور اسی کا بچہ ہے اسے دیدیا جاوے مگر نقلی ماں جھوٹی وہ راضی تھی کہ ہاں بچہ کاٹ کر تقسیم ہو جاوے تو محبت قربانی چاہتی ہے۔ اگر تم کو بھی اسلام اور دین کے ساتھ محبت ہے۔ تو ایسی محبت کے وقت خدا کے لئے زیادہ جوش دکھانا چاہئیے۔ دیکھو صحابہ کرام کی عورتوں میں کس قدر دین کا جوش تھا۔ نبی کریم صلعم کی شہادت کی خبر ایک جنگ میں مدینہ تک پھیل گئی اور بعد از جنگ مدینہ کی تمام عورتیں اور بچے شہر کے باہر نکل آئے۔ اور اُدھر صحابہ کرام کی فوجیں واپس آ رہی تھیں تو راستہ میں ایک صحابی کی بی بی فوج کو ملتی ہے اور پوچھتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا حال ہے۔ مگر اصحاب رسول اللہ نے عرض کیا کہ تیرا باپ مارا گیا۔ اس نے کہا میں رسول اللہ صلعم کو پوچھتی ہوں۔ (چونکہ صحابہ کرام کو تو یقین تھا کہ نبی کریم تو صحت آ رہے ہیں) تو کہا کہ تمہارا بھائی مارا گیا پھر اس نے کہا میں رسول اللہ کی نسبت پوچھتی ہوں پھر اس نے کہا تمہارا بیٹا بھی افسوس کہ شہید ہوا۔ تو پھر اس بیوی نے کہا میں تو رسول اللہ صلعم کی نسبت پوچھتی ہوں۔ تو اصحاب نبی کریم نے کہا۔ ہاں رسول اللہ تو بخیریت ہیں۔ اس نیک بی بی نے کہا کہ رسول اللہ صلعم بخیریت ہیں تو کوئی غم نہیں کچھ پرواہ نہیں۔ دیکھو یہ بھی محبت کا کرشمہ ہے کہ اپنے عزیزوں کی پرواہ نہ کی اور اسلام ودین پر سے تصدق کر دئیے۔ اسی طرح کسی جنگ میں ایک بیوہ عورت کے تین بچے تھے۔ اس نے اس ساری عمر کی کمائی کو بلا کر پرزور نصیحت کی کہ تم پر اگر میرا کوئی حق ہے۔ کیونکہ میں نے تمکو اپنی عزت اور جان ومال خرچ کرکے پرورش کیا تھا۔ تو حق یہ ہے قربان ہو جاؤ۔ یا اس کی راہ میں فتح پاؤ۔ تو یہ نتیجہ تھا۔ اس محبت کا جو اسلام سے مسلمانوں کو تھی۔ غیر مسلمان تو تھے۔ کافروں کو بھی اپنے دین سے ویسی ہی محبت ہوتی ہے۔ بلکہ اس سے کئی گنا زیادہ چنانچہ کسی کی ماں کا ذکر لکھا ہے کہ اس کے بیٹے کو مخالفین نے آگ میں جلانا چاہا۔ وہ کسی طرح گھر بھاگ آیا۔ تو ماں نے اپنے گھر کے دروازے بند کر لئے اور اسپر خفا ہوئی کہ وہاں فتح پاتا یا مر جاتا گھر بھاگ کر کیوں آیا۔ اسی وقت فوراً واپس چلا جا اور یا حق پر غالب ہو یا وہیں مر جاؤ۔ سو اگر ہم نے خدا کے لئے اپنی جان دیدی تو کیا حرج اسی کی دی ہوئی تھی بہنو سوچو تو جو کچھ ہمارے پاس ہے یہ سب اللہ کا دیا ہوا ہے اسی کے دئے سے اگر تھوڑا سا واپس کر دیا۔ تو کیا ہوا کون ہے۔ جو تم سے آپ پانی بنا لے۔ آپ اناج بنا دے پھر آنکھ ناک ہاتھ وغیرہ یہ سب اسی کے دئے ہوئے ہیں۔ مال رزق یہ بھی تو خدا کا دیا ہوا ہے۔ تم خود کہاں سے بنا لیتے۔ اگر اسی کے دئے ہوئے میں سے تھوڑا واپس کر دیا تو کونسی بڑی بات ہو گئی اس کے دین اس کی ضرورت کے لئے دین ضائع نہیں جاتا۔ دیکھو یورپ میں سے میمیں جو یہاں آتی ہیں اور اپنے دین کے پھیلانے کیلئے کیا کیا کچھ نہیں کرتیں کبھی غلیظ سے غلیظ چوہڑوں کے گھروں میں جاتی ہیں۔ کبھی جنگلوں اور ناواقف لوگوں میں جا کر اپنے مذہب کی تبلیغ کرتی ہیں۔ اس ملک کے چوہڑے ہمارے یہاں سے نوابوں اور امرا کی طرح رہتے ہیں۔ وہ جو ہزاروں میل سے یہاں آتی ہیں۔ اور ان میں سے کئی کئی سال اپنی ماؤں بہنوں عزیزوں دوستوں سے مل بھی نہیں سکتیں۔ انہیں میں سے ایک میم کو افریقہ کے وحشی حبشیوں نے بھون کر کھا لیا تھا۔ مگر ان کی دین کی محبت ایسی پر جوش اور زیادہ ہے کہ اس بات کی خبر جب ولایت میں پہنچی تو اس کا اثر یہ ہوا کہ ولایت کے امرا اور بادشاہی خاندان کی عورتوں نے اس خدمت کیلئے کوشش کی درخواست دی کہ اس کی جگہ پر دین پھیلانے کیلئے انکو بھیجا جاوے۔ تو یہ قربانیاں ہیں۔ جو وہ لوگ کرتے ہیں اور جس طرح ان لوگوں کا جوش ہے اگر عیسائیت میں کچھ سچائی ہوتی تو آج سارا جہان عیسائی ہو جاتا ایسی جھوٹی اور بے اصل دین میں پھیلنے کا جب مادہ ہے تو اسلام ایسا صداقت بھرا مذہب ایسے جوش کے ساتھ کیوں نہ پھیل سکیگا۔ دیکھو تم لوگوں نے تو چوہڑوں سے نفرت کی اور ان کی حقیر معاشرت سے بیزاری ظاہر کی مگر عیسائیوں نے ان کی تربیت اور انہیں تعلیم دیکر اپنی طاقت بڑھائی اور تمام ایسے لوگ اپنے بنا لئے جن سے تم لوگوں نے نفرت کی آج انہیں میں سے ڈپٹی اور وکیل وغیرہ ہیں۔ تو اگر ہماری جماعت کے مرد وعورت مل کر ہمت کریں۔ تو اسلام کے مددگار بن سکتے ہیں۔ عورتوں کو خوب یاد رکھنا چاہئیے کہ ان کے پاس آمدنی بہ دو پیسہ وغیرہ کی شکل میں نہیں مگر زیور جو ہے زیور تو پھر بھی بن سکتا ہے۔ مگر وقت ان پھر زندہ نہیں ہو سکتا جو کچھ اپنی زندگی میں انسان کر سکتا ہے مرنے کے بعد وہ نہیں ہو سکیگا۔ اب ہی کامیابی کی راہ تلاش کرنے کا وقت ہے اور کامیاب ہونے میں بہت کم مدت رہ گئی ہے۔ کچھ عرصہ کی بات ہے کہ یہ مشکلات ہیں۔ اور پھر ایسی کامیابیاں حاصل نہ ہو سکینگی۔ اس قربانی کرنے سے بہت بڑا فائدہ ہے۔ اب آخر پر میں چند چندے سنا دیتی ہوں تاکہ تحریک پیدا ہو۔

اس کے بعد آپ نے چندے سنائے اور تخمیناً ساڑھے آٹھ ہزار چندہ احمدی خواتین قادیان کی طرف سے ہو گیا جنہیں کچھ وعدہ بھی تھے۔ جو تین مہینہ کے اندر ادا کرنے کا انکو اختیار ہے۔ ماشاء اللہ

والسلام عاجزہ سکینۃ النسا از قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اشتہارات

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ وار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

باجلاس شیخ محمد حسین صاحب پی سی ایس جج درجہ چہارم زیرہ

مقدمہ ۱۱۱/۴ بابت ۱۹۲۲ء

ہیرا سنگھ ولد کھڑک سنگھ ذات جٹ ساکن کھوسہ کوٹلہ تحصیل زیرہ مدعی

بنام

کشن سنگھ ولد سوجیت سنگھ زرگر ساکن کھوسہ کوٹلہ تحصیل زیرہ - مدعا علیہ

دعویٰ دلاپانے سالمی ۹ روپیہ اصل بمعہ سود بر بنائے تمسک

بمقدمہ مندرجہ صدر درخواست و بیان حلفی مدعی سے پایا جاتا ہے کہ مسمی کشن سنگھ مدعا علیہ دیدہ دانستہ تعمیل سمن و حاضری عدالت سے گریز کرتا ہے۔ لہذا اس کو بذریعہ اشتہار ہذا زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ بتاریخ ۱۲ ماہ فروری ۲۳ء بوقت ۱۰ بجے حاضر عدالت ہذا ہو کر اصالتاً یا وکالتاً جوابدہی مقدمہ ہذا کرے بصورت دیگر کارروائی ضابطہ عمل میں آویگی۔

آج بتاریخ ۳۰ ماہ جنوری ۱۹۲۳ء بثبت میرے دستخط و مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

دستخط افسر بخط انگریزی

مہر عدالت

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

باجلاس شیخ محمد حسین صاحب پی سی ایس جج درجہ چہارم زیرہ

مقدمہ ۳۳۴ بابت ۱۹۲۲ء

چنن سنگھ ولد لعل سنگھ ذات جٹ ساکن چیدہ تحصیل موگا ڈاکخانہ باگھہ پورانہ مدعی

بنام

داری عرف گوردت سنگھ ولد دتا سنگھ ذات جٹ ساکن چیدہ حال ملازم پولیس تھانہ مغل پورہ ضلع لاہور مدعا علیہ

دعویٰ سالمہ ۹ روپیہ اصل بمعہ سود بربنائے حساب بہی

بمقدمہ مندرجہ صدر درخواست و بیان حلفی مدعی سے پایا جاتا ہے کہ مسمی داری عرف گوردت سنگھ مدعا علیہ دیدہ دانستہ تعمیل سمن و حاضری عدالت سے گریز کرتا ہے لہذا اسکو بذریعہ اشتہار ہذا زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ وہ بتاریخ ۲۱ ماہ فروری ۲۳ء بوقت ۹ بجے حاضر عدالت ہذا ہو کر اصالتاً یا وکالتاً جوابدہی مقدمہ ہذا کرے۔ بصورت دیگر کارروائی ضابطہ عمل میں آویگی۔

آج بتاریخ ۳۰ ماہ جنوری ۲۳ء بثبت میرے دستخط و مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

دستخط افسر بخط انگریزی

مہر عدالت

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

باجلاس شیخ محمد حسین صاحب پی سی ایس جج درجہ چہارم زیرہ

مقدمہ بابت ۱۹۲۳ء

گلاب مل پسر گندن مل ذات اگروال ساکن زیرہ بذریعہ کرم چند بلاسہ مل مختار مدعی۔

بنام

ماہی بوٹے ولد خزانا ذات جٹ مسلمان ساکن پہلو والہ ریاست فرید کوٹ اصل ضامن لشکر پسر نہال ذات جٹ مسلمان ساکن بولہ تحصیل زیرہ مہتاب مل پسر گندن مل ذات اگروال ساکن زیرہ مدعا علیہ

دعوے دلاپانے چار سو ۴۰۰ روپیہ بربنائے تمسک

بمقدمہ مندرجہ صدر درخواست و بیان حلفی مدعی سے پایا جاتا ہے کہ مسمی ماہی مدعا علیہ دیدہ دانستہ تعمیل سمن و حاضری عدالت سے گریز کرتا ہے لہذا اسکو بذریعہ اشتہار ہذا زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ بتاریخ ۲۱ ماہ فروری ۲۳ء حاضر عدالت ہذا ہو کر اصالتاً یا وکالتاً جوابدہی مقدمہ ہذا کرے بصورت دیگر کارروائی ضابطہ عمل میں آویگی۔

آج بتاریخ ۲۹ ماہ جنوری ۲۳ء بثبت میرے دستخط و مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

دستخط افسر بخط انگریزی

مہر عدالت

حضرت مسیح موعودؑ کی نئی کتب

جن کے لئے احباب بہت دیر سے انتظار کر رہے تھے چھپ گئی ہیں۔ احباب جلد منگوالیں۔

انجام آتھم ۱۲؍ تریاق القلوب ۱۲؍ لیکچر سیالکوٹ ۴؍ برکات الدعا ۴؍ تقریریں ۳؍ راز حقیقت ۲؍ تحفہ ندوہ ۱؍ تحفہ غزنویہ ۴؍ ضرورت الامام ۴؍ تحفہ قیصریہ ۴؍ دافع البلاء ۳؍ منن الرحمٰن ۱۲؍ فریاد درد ۸؍ تجلیات الٰہیہ ۱؍ ان کے علاوہ تمام سلسلہ کی کتب خواہ اردو ہوں یا پنجابی پتہ ذیل سے طلب کریں

نصیر شاپ قادیان

حبوب جامع الفوائد

الدرشافی۔ حبوب جامع الفوائد یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تبرکات اور حضرت خلیفہ اول کے تجربات سے ہے۔ یہ فدوی کا ۲۰ سالہ تجربہ ہے بے نظیر گولیاں دافع فالج ہر قسم وجع المفاصل تمام امراض باردہ اور درد پشت و اوزار بڑھانے والی بھوک اور یہ خاص دوائیوں کے جوہر سے مرکب ہیں قیمت فی درجن ۱۲؍ یکصد گولی پانچ روپے محصول ڈاک

خاکسار

برکت علی احمدی محلہ اکھاڑہ پنڈی کالو گجرات

قابل فروخت زمین

قادیان کی نئی و پرانی آبادی کی مندرجہ ذیل زمینیں قابل فروخت ہیں جو صاحب خریدنا چاہیں۔ خاکسار سے خط و کتابت کریں

۱۔ ایک کنال زمین متصل دارالضعفاء برلب سڑک مقبرہ بہشتی عمدہ موقع ہے۔ بنرخ ۵ روپیہ فی مرلہ

۲۔ ۱۵ مرلہ زمین ہندو بازار کی طرف پرانی آبادی میں بنرخ ۵ روپیہ فی مرلہ

۳۔ ایک کنال زمین متصل لنگر خانہ سڑک پر بنرخ ۱۱ فی مرلہ

۴۔ ایک کنال مقابل مدرسہ احمدیہ بنرخ ۵ روپیہ فی مرلہ

۵۔ ایک کنال زمین متصل مدرسہ تعلیم الاسلام بنرخ ۷ روپیہ فی مرلہ

(خاکسار ۔۔۔)

454

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قادیان کی اراضی زیر قبضہ موروثی دخیلکاران

چونکہ بعض دوست بعض ان اراضیات کے متعلق جو ہمارے ماتحت ہمارے موروثی دخیل کاروں کے زیر قبضہ ہیں۔ اور ہم ان کے مالک ہیں۔ خریدنے کا ارادہ کیا کرتے ہیں۔ اس لئے اطلاع عام کی غرض سے شائع کیا جاتا ہے۔ کہ قادیان کے موروثی دخیلکار دفعہ ۶ کے موروثی ہیں۔ جن کو بغیر اجازت مالکان رہن یا بیع یا تبادلہ اراضی موروثی کا قطعاً کوئی اختیار نہیں ہے۔ لہذا کوئی صاحب کسی موروثی دخیل کار سے غفلت کی حالت میں سودا کرکے اپنا روپیہ ضائع نہ کریں۔ اس پر بعض احباب یہ درخواست کیا کرتے ہیں کہ پھر انہیں کسی موروثی اراضی کے خریدنے کی اجازت دیدی جاوے۔ ایسے احباب بھی مطلع رہیں کہ بعض وجوہات کی بنا پر جن میں طرفین کی بھلائی مقصود ہے۔ ہم نے پورے غور کے بعد یہ فیصلہ کیا ہے کہ ہمیں ایسی اجازت نہیں دینی چاہیئے۔ لہذا اس معاملہ میں احباب ہمیں معذور سمجھیں۔

خاکسار

مرزا بشیر احمد قادیان

ROYAL SEWINGMACHINE.

رائل سوینگ مشین

ہم نے جرمنی سے سلائی کی مشین جو بہت مضبوط اور عمدہ ہیں۔ منگوائی ہیں۔ ہم اس کی فروخت کے لئے مختلف شہروں میں ایجنسیاں قایم کرنا چاہتے ہیں۔ ہر ایجنٹ کو مبلغ پانصد روپیہ نقد ضمانت دینی پڑے گی۔ اس صورت میں ہم ان کو زیادہ مشین فروخت کرنے کے لئے بھیجدینگے اور انکو پندرہ روپیہ فی مشین کمیشن دینگے۔ جو شخص اپنے طور سے خرید کر فروخت کرنا چاہیں ان سے قیمت میں خاص رعایت کی جاوے گی۔

قیمت فی مشین ایک سو دس روپیہ ایجنٹوں سے خاص رعایت کیجاویگی

المشتہر

برٹش امپورٹ ایجنسی ۳۴ میکلوڈ روڈ۔ لاہور

انجنیرنگ سکول لدھیانہ سے پشاور میں

آکر کالج بن گیا جنوری ۱۹۲۲ء سے اس درسگاہ کو باجازت لوکل گورنمنٹ لدھیانہ سے پشاور میں منتقل کر دیا گیا بہت سے انجنیروں نے کالج ہذا کا معائنہ فرما کر تحریر فرمایا کہ یہ کالج ہر طرح سے گورنمنٹ کی سرپرستی کا مستحق ہے۔ چنانچہ جناب چیف کمشنر صاحب بہادر نے ماسوائے مالی امداد کے ہر قسم کی امداد کا وعدہ فرمایا۔ جناب ڈائرکٹر صاحب بہادر ملٹری ورکس آف انڈیا نے کالج ہذا معائنہ فرما کر تحریر فرمایا۔ کہ اس کالج کے طلباء ملٹری ورکس کی ملازمت کیلئے نہایت عمدہ ہیں کالج کی ورکشاپ میں طلبا کو مفت کام سکھایا جاتا ہے۔ سال گذشتہ میں ایک سو طلباء داخل ہوئے تھے۔ کالج کا سٹاف نہایت قابل اور تجربہ کار مقرر کیا گیا ہے۔ ملازم شدہ طلباء کی فہرست افیسروں کے معائنہ کی نقول اور پراسپکٹس سب انجنیر اوورسیر اور سب اوورسیر کی مکمل کتاب ایک آنہ کا ٹکٹ آنے پر مفت بھیجی جاتی ہے۔

سکرٹری سول انجنیرنگ کالج پشاور

نارتھ ویسٹرن ریلوے

میسرز دی پروپرائٹرز آف دی پنجاب الائنیس آکشن رومز لاہور نیلام کنندگان نارتھ ویسٹرن ریلوے کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ بروز سوموار ۵ ر فروری ۱۹۲۳ء اور اس کے بعد کے دنوں میں ہر روز ۹ بجے صبح جنرل سٹورز ڈیپو مغل پورہ (لاہور) میں تقریباً ۲۵۸۰ ٹن روٹ آئرن سکریپ اور کچھ تعداد دیگر سکریپ میٹل اور مشینری کی جو قابل فروخت ہوں گی۔ نیلام عام کے ذریعہ فروخت کریں۔

فروخت کے قواعد اور شرائط نیلامی کے وقت ظاہر کئے جائینگے۔

دفتر کنٹرولر آف سٹورز مغل پورہ (لاہور) مورخہ ۲۵ ر جنوری ۱۹۲۳ء	سی۔ ایف لینچ کنٹرولر آف سٹورز نارتھ ویسٹرن ریلوے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان کی خبریں

مسعودیوں پر بم بازی سرحد کی تازہ ترین اطلاع مظہر ہے کہ موضع جلال خیل میں مسعودیوں پر ۲۰-۲۲ اور ۲۴ جنوری کو بم بازی کی گئی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ۱۱ آدمی مقتول اور ۶ مجروح ہوئے۔

لارڈ لارنس کا بت ہٹانے والی مہم لاہور کے رضاکاروں کا کانگریس کی طرف سے دھمکی دی گئی تھی کہ لارڈ لارنس کا بت ٹھنڈی سڑک پر سے ۴ر فروری کو اٹھا دینے کے لئے رضاکاروں کی ایک مہم جائے گی۔ لیکن کوئی مہم نہ پہونچی۔

ہندو مسلم فساد احمد آباد۔ ۴ر فروری۔ کہا جاتا ہے۔ کہ سراپور کے مسلم و ہنود میں اختلاف و نفاق پیدا ہو گیا ہے۔ وہاں ہندوؤں نے مندروں کے بت توڑنے کی بنا پر تین بوہروں اور ایک ایرانی پر نالش کر دی گئی۔

بلدیہ ملتان کے اجلاس میں گڑ بڑ ملتان۔ ۲ر فروری۔ کل اجلاس بلدیہ میں گڑ بڑ مچ گئی کیونکہ متعدد سقامی اہم مسائل پر ہندوؤں اور مسلمانوں میں اختلاف و افتراق کی لہریں دوڑ گئی تھیں۔

اودھ میں چیف کورٹ کا قیام لکھنؤ۔ ۳۱ر جنوری صوبہ ہائے متحدہ کی مجلس وضع قوانین کے رکن داخلہ نے راجہ محمود آباد کی تحریک پر ایک قرارداد منظور کی ہے۔ جس میں سفارش کی گئی ہے۔ کہ اودھ میں چیف کورٹ قائم کیا جائے۔ آگرہ کے غیر سرکاری اراکین نے اس کی مخالفت کی۔

بمبئی کی قلعہ میں آگ لگ گئی بمبئی۔ ۳ر فروری۔ قلعہ کی ایک شش منزلہ عمارت میں سخت آگ لگی۔ اور تقریباً ایک لاکھ روپیہ کا نقصان ہوا۔ ابھی آگ کے شعلے عمارت کو اپنی آغوش میں لئے ہوئے تھے کہ دفعتاً پانچویں منزل گری۔ آگ بجھانے والے انجن کا ایک افسر اور تین کام کرنے والے آدمی ملبے کے نیچے آ گئے۔ افسر تو کسی طرح نکل گیا اور اسے خفیف زخم آئے۔ مگر ایک کام کرنے والے کے ہاتھ کے ٹکڑے اڑ گئے۔

غیر ممالک کی خبریں

نوجوان دولت روس اور توہین مذاہب لندن۔ یکم فروری۔ اخبار ڈیلی ٹیلیگراف نے ایک مضمون میں تحریر کیا ہے۔ کہ حال ہی میں مذاہب کے خلاف دولت روس میں سخت کارروائیاں کی گئی ہیں۔ نوجوان اجتماعین کی مجلس نے پطروغراد اور ماسکو میں سولیاں قائم کی ہیں۔ جن پر حضرت عیسیٰ، مریم عفیفہ اور محمد صلعم کے مجسموں کے سر کاٹ کر لگائے گئے ہیں۔

الفضل آہ قوم یاجوج اپنی انسانیت کو بھی کلنگ کا داغ کیوں لگاتی ہے۔ مقدسین کی توہین کبھی اچھا پھل نہیں دے گی۔ اگر یہ خبر من و عن صحیح ہے۔ تو روحانی قانون قدرت کے لحاظ سے یہ کہنا بیجا نہ ہو گا۔ ؎

گستاخ بہت شمع سے پروانے ہوئے ہیں
موت آئی ہے سر چڑھتے ہیں دیوانے ہوئے ہیں

ایک آنہ میں ایک ہزار سے زیادہ مارک لندن۔ ۳۰ر جنوری۔ صرافہ میں غیر ملکی مجکمہ جات کا بھاؤ بے حد گر گیا۔ مارک اب ایک پونڈ میں ۲ لاکھ ۴۴ ہزار آتے ہیں۔ یعنی دوسرے لفظوں میں ایک آنہ میں ایک ہزار سے زیادہ۔

مکسیکو میں فساد شہر مکسیکو میں ٹرامو سے ہڑتالیوں اور فوج میں فساد ہوا جس سے ۱ ہلاک اور ۵۰ زخمی ہوئے۔

مصطفیٰ کمال پاشا کا لیکچر لندن۔ ۲۰ر جنوری آستانہ کے ایک پیغام سے معلوم ہوتا ہے کہ مصطفیٰ کمال پاشا نے انجمن اساتذہ بروصہ کے ایک جلسہ میں فرمایا کہ اب وہ زمانہ گیا۔ جب خواتین گوشہ حرم میں گھل گھل کر مر جاتی تھیں۔ اب ترکی خواتین کو آزاد ہونا چاہیئے۔ اور ان کو مردوں کے دوش بدوش قومی فرائض انجام دینی چاہیئے۔ آپ نے فرمایا رسم و رواج اور دستور و روایات میں بہت سختی کر دی گئی ہے۔ عورتوں کے معطل اور بیکار رہنے سے (گوشہ حرم میں) تمام قوم کو مضرت پہونچتی ہے۔ عورتیں اس قدر سخت پردہ اور دنیا سے علیحدگی کی عادی ہو گئی ہیں۔ کہ مذہب اسلام کے احکام سے تجاوز کرتی ہیں۔ خواتین کو چاہیئے کہ تعلیم حاصل کر کے عالمہ و فاضلہ بنیں۔ تصنیف و تالیف کا شغل رکھیں۔ اعلیٰ استانیاں اور مقرر بنکر قوم کی حالت کو درست کریں۔ اور بدرجہ مساویانہ مردوں کا ہاتھ بٹا کر قومی زندگی کو چار چاند لگائیں۔

پولینڈ کے صدر کا قاتل وارسا یکم فروری۔ نیواڈومسکی جو سابق صدر پولینڈ کو قتل کرنے کے جرم میں گرفتار کیا گیا۔ حوالہ دار و رسن کر دیا گیا۔

زنانہ پولیس کا قیام لندن۔ یکم فروری۔ دفتر داخلہ سے ایک بیان شائع کیا گیا ہے جس میں لکھا ہے۔ کہ لندن میں جس زنانہ دستہ پولیس کے قیام کی ضرورت پر غور ہو رہا تھا۔ اب اس کا فیصلہ ہو گیا ہے۔ اور طے پایا ہے۔ کہ اس کی تعداد ۲۰ عورتوں پر مشتمل ہو گی۔ ان میں ایک زنانہ انسپکٹر بھی ہو گا۔ ان تمام زنانہ ملازمین پولیس کو بھی بالکل وہی اختیارات حاصل ہوں گے۔ جو ان کے مرد ہم پیشہ افراد کو حاصل ہیں۔ فرق صرف اس قدر رکھا گیا ہے۔ کہ انہیں ان فرائض کی بجا آوری پر مجبور نہیں کیا جائیگا۔ جن کے لئے وہ جسمانی طور پر موزوں نہیں۔

فرانسیسیوں کے خلاف مظاہرے برلن۔ ۲ر فروری۔ گذشتہ شام کونگیس برگ میں فرانسیسیوں کے خلاف مظاہرے ہوئے۔ اطلاع موصول ہوئی۔ کہ ہجوم نے فرانس کے قونصل خانہ کی کھڑکیاں توڑ ڈالیں۔

دول متحدہ کے کمیشن کی عمارات میں مداخلت فرینک فورٹ کے مظاہرین نے دول متحدہ کے کمیشن کی عمارات میں مداخلت کرنے کی کوشش کی۔ مگر پولیس کی ایک جمعیت عظیم نے انہیں روک دیا۔

[illegible] کر لیڈر شائع ہوا